ZAUQ-E-TAHQEEQ
www.Zauq-e-Tahqeeq.com
etitor@zauq-e-tahqeeq.com
ISSN PRINT: 2789-8776
ISSN ONLINE:2789-8784
Volume.5,Issue No.2(2023)
(July to September)

پاکستانی جامعات اور مجلّاتی تحقیق

Pakistani Universities and Research Journals

ڈاکٹر قیصر آفتاب احمد

اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ اُردو، یونیورسٹی آف سیالکوٹ، سیالکوٹ

عنایت الرحمٰن

پی ایچ۔ڈی، اسکالر، شعبہ اُردو، الحمد اسلامک یونیورسٹی، اسلام آباد

Dr. Qaisar Aftab Ahmad

Assistant Professor, Department of Urdu,University of Sialkot, Sialkot

Anayat-Ur-Rehman

Doctoral Candidate, Department of Urdu,Al-Hamd Islamic University,Islambad

Abstract:

Magazines, journals and literary magazines have played a fundamental role in bringing forth creative, critical and research works related to Urdu language literature. Thanks to research papers, journals and magazines, where the treasures of knowledge and literature come to the scene anonymously, the important writings of new writers also get a place, and the new writers get encouragement and thus the tradition of knowledge and literature moves forward. Magazines and journals are not only useful for looking at the evolutionary journey of knowledge and literature, but also can find traces of social, cultural and civilizational changes that took place in an era ,can be helpful in conveying the tradition to the new generation.

Keywords: Literary magazines, research work, research papers, evolutionary journey.

انسان کی فطرت ہے کہ وہ حق اور سچ کی تلاش کے لیے متجسس رہتا ہے۔ وہ جب کسی چیز کی حقیقت کو دریافت کرنے کے لیے جستجو یا کوشش کرتا ہے تو وہ عمل تحقیق کہلاتا ہے۔ لغات میں تحقیق کے معنی جانچ پڑتال، کھوج لگانا، اصلیت معلوم کرنا، حقیقت جاننا، حق بات ڈھونڈنا، سچ کی تلاش وغیرہ ہیں(1)۔ اصطلاح میں تحقیق موجود مواد کے صحیح یا غلط کو بعض مسلمات کی روشنی میں پرکھنے کا نام ہے۔ اُردو تحقیق میں ڈاکٹر گیان چند کا نام نمایاں ہے، وہ تحقیق کی تعریف ان الفاظ میں کرتے ہیں:

"لغات میں تحقیق کے معنی کھوج تفتیش، دریافت، چھان بین کے ہیں۔ تحقیق کا عمل بنی نوع انسان کے بچپن سے تاحیات جاری رہتا ہے"۔(۲)

ادبی اصطلاح میں تحقیق ادب کی معتبر تفہیم ہے۔ تحقیق کی بدولت فن پارے کی حیثیت کا تعین ہوتا ہے، خوبیوں اور خامیوں کی جانچ پڑتال ہوتی ہے۔ ادب میں تحقیق کی روایت کا مطالعہ یہ بتاتا ہے کہ فنِ تحقیق کی بنیاد قرآن و حدیث کی تدوین سے پڑی۔ اسلامی دور میں قرآن پاک کی تدوین کے ساتھ ساتھ احادیث کی تدوین بھی ہوئی۔ تدوین کی روایت میں سیرت نگاری کے ساتھ احادیث، فقہ، طب اور دیگر موضوعات پر کتابیں تحریر کی گئیں۔ اُردو ادب میں تحقیق کی ابتدا تذکروں میں نظر آتی ہے۔ اُردو

ادب کے شعرا و ادبا کے تحریر کردہ تذکرے تاریخ، تنقید اور تحقیق کے بہترین نمونے ہیں۔ یہ تذکرے اُردو اور فارسی دونوں زبانوں میں لکھے گئے۔ ان تذکروں میں تذکرہ ریختہ گویاں، مخزن نکات، گلشن بے خار، نکات لشعرا اور آب حیات وغیرہ نمایاں ہیں۔

قیام پاکستان کے بعد تحقیق کی روایت میں جہاں اہل ادب اور مختلف اداروں نے اپنا حصہ ڈالا وہیں پاکستان کی متعدد جامعات نے بھی اُردو زبان و ادب اور تحقیق کے میدان میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ جامعات میں اعلیٰ تعلم کی ضرورت و اہمیت کے پیش نظر ایم فل اور پی۔ ایچ ڈی کے پروگراموں کا اجرا کیا گیا۔ جامعات نے محققین کے تحقیقی و تنقیدی مضامین کو منظر عام پر لانے کے لیے ادبی جرائد کی اشاعت کا بھی اہتمام کیا تا کہ ان محققین کی تحریریں قارئین تک پہنچ سکیں۔ تحقیق صرف نئے حقائق کی تلاش نہیں بلکہ معلوم سے نامعلوم کی طرف سفر کا نام بھی ہے ہے۔ تحقیق کی وضاحت کرتے ہوئے ڈاکٹر سلطانہ بخش لکھتی ہیں:

> "تحقیق ایک جامع عمل ہے جو اپنی نوعیت کے اعتبار سے مختلف پہلوؤں کا حامل ہے۔ چند پہلو ایسے ہیں جو اپنے مقاصد کے لحاظ سے اہم اور قابل توجہ ہیں ان میں نظریاتی یا بنیادی پہلو اطلاقی پہلو اور عملی پہلو نمایاں ہیں"۔(۳)

جدید دور میں جامعات کے اساتذہ و محققین تحقیق کے عمل میں اپنی صلاحیتیں صرف کر رہے ہیں۔ تحقیق کے لیے وسائل کی کمی اور مسائل کی بہتات کی وجہ سے انفرادی طور پر کام کرنا مشکل ہے۔ اس صورتحال کے پیش نظر تحقیقی اداروں اور جامعات میں تحقیق کے کام کو منظم انداز میں بڑھانے کی غرض سے رسائل و جرائد اور ادبی مجلات کا آغاز کیا گیا۔ ان تحقیقی رسائل و جرائد اور مجلات کی بدولت جہاں علم و ادب کے خزانے گمنامی سے منظر عام پر آئے وہاں نئے لکھنے والوں کی اہم نگارشات کو جگہ ملی ہے۔ جامعاتی رسائل اور مجلات کا مطالعہ نہ صرف علم و ادب کے ارتقائی سفر پر نظر ڈالنے کے لیے مفید ہوتا ہے بلکہ اس سے کسی عہد میں ہونے والی سماجی، ثقافتی اور تہذیبی تبدیلیوں کے نشانات بھی تلاش کیے جاسکتے ہیں یعنی یہی رسائل و جرائد ہماری سماجی ثقافت اور تہذیب و تمدن کی روایت کو نئی نسل تک پہنچانے میں مددگار ثابت ہوسکتے ہیں۔ پاکستان میں ایسے متعدد رسالے منظر عام پر آئے جو تحقیقی مقالات کو اپنے دامن میں جگہ دیتے رہے ہیں۔ ان رسائل میں "معیار، ادراک، امتزاج، الماس، اُردو، اورینٹل کالج میگزین، بازیافت، دریافت، تحقیقی زاویے اور الحمد" وغیرہ شامل ہیں۔ ڈاکٹر معین الدین عقیل کے مطابق:

> "یہاں کے محقق اور بعض تحقیقی ادارے اُردو کے تحقیقی اور ادبی سرمائے میں قابل قدر اضافے کر رہے ہیں"۔(۴)

اُردو زبان و ادب کے تحقیقی و تنقیدی کاموں کو فروغ دینے میں اعلیٰ تعلیمی کمیشن(HEC) کے منظور شدہ مجلات کا کلیدی کردار رہا ہے۔ عصر حاضر کے ان ادبی و تحقیقی مجلات میں خیابان، تحقیق، تحقیق نامہ، الماس، جرنل آف ریسرچ اُردو، بازیافت، دریافت، تخلیقی ادب، معیار، ضیائے تحقیق، زبان و ادب تحقیقی زاویے، آرٹ اینڈ لیٹرز، بنیاد، مجلہ تحقیق، اورینٹل کالج میگزین، الحمد، تحقیقی زاویے اور دریچہ تحقیق، نور تحقیق اور تحقید وغیرہ اہم ہیں۔ ان جرائد کا تعارف ذیل میں پیش کیا جاتا ہے۔

الحمد:

اسلام آباد میں شاہ پور، بھارہ کہو میں قائم الحمد اسلامک یونیورسٹی کے شعبہ اُردو کا علمی و تحقیقی جریدہ "الحمد" کے نام سے سال میں دو بار شائع ہوتا ہے۔ پاکستان کے علمی و ادبی حلقوں کی معروف شخصیت ڈاکٹر شیر علی اس مجلے کے مدیر ہیں۔ یہ اعلیٰ تعلیمی کمیشن سے "Y" کیٹیگری میں منظور شدہ رسالہ ہے۔ ڈاکٹر شیر علی کی کاوشوں سے اس کا شمار اُردو زبان و ادب کے نمایاں جرائد میں

ہوتا ہے۔ اس کے سرپرست پروفیسر ڈاکٹر شکیل روشن الحمد اسلامک یونیورسٹی کے پریذیڈنٹ بھی ہیں۔ "الحمد" کی مجلس ادارت میں پروفیسر ڈاکٹر شکیل روشن، ڈاکٹر توصیف تبسم اور ڈاکٹر شیر علی شامل ہیں جبکہ اس کی مجلس مشاورت میں ڈاکٹر گوہر نوشاہی، ڈاکٹر مرزا حامد بیگ، ڈاکٹر ضیاء الحسن، ڈاکٹر ناصر عباس نیئر، ڈاکٹر طارق ہاشمی، ڈاکٹر سعادت سعید، ڈاکٹر نثار ترابی اور ڈاکٹر انوار احمد وغیرہ جیسے معروف نام شامل رہے ہیں۔ "الحمد" کا ہدف اردو اور دیگر پاکستانی، مقامی اور علاقائی زبانوں کے شعبوں میں معیاری تحقیق کو فروغ دینا ہے۔ اس جریدے کا پہلا شمارہ جون 2014ء میں شائع ہوا جبکہ اس کا تازہ ترین شمارہ نمبر 19 جون 2023ء میں چھپا۔ اس مجلے کی اشاعت کا ایک اور بڑا مقصد اردو کے کلاسیکی متون، مخطوطات اور نمونوں کے ساتھ ساتھ جدید تنقیدی افکار، زبان کے مسائل، لسانیات اور شاعری کی معیاری تحقیق کے بارے میں تحقیقی کام شائع کرنا ہے۔

ادراک:

ہزارہ یونیورسٹی مانسہرہ کے شعبہ اُردو کا شعبہ جاتی تحقیقی جریدہ ہے جس کا آغاز ۲۰۱۴ء میں ہوا۔ یہ ششماہی جریدہ ہے جو سال میں دو بار شائع ہوتا ہے۔ اس کا مشاورتی بورڈ نامور قومی اور بین الاقوامی اردو اسکالرز پر مشتمل ہے۔ اس کا اجرا ۲۰۱۴ء میں ہوا۔ اس جریدے کو ہائر ایجوکیشن کمیشن آف پاکستان کی طرف سے مقرر کردہ تمام رسمی کارروائیوں کو مدنظر رکھتے ہوئے "Y" کیٹیگری میں منظور کیا گیا ہے۔ اس کے مدیران میں ڈاکٹر نذر عابد اور ڈاکٹر الطاف یوسفزئی وغیرہ شامل ہیں۔ جون ۲۰۲۳ء میں اس کا شمارہ نمبر ۱۹ شائع ہوا ۔ اس جریدے میں شامل محققین اور اساتذہ کے علمی و تحقیقی مضامین اس جرنل کے تحقیقی معیار کو بہتر بنانے میں مدد فراہم کرتے ہیں۔

بنیاد:

لاہور یونیورسٹی آف مینجمنٹ سائنسز (لمز) سے شائع ہونے والی تحقیقی و تنقیدی مجلہ ہے۔ اعلیٰ تعلیمی کمیشن کے طے کردہ قواعد و ضوابط کے مطابق اُردو زبان و ادب کے فروغ میں کوشاں ہے۔ اس جریدے میں تحقیقی و تنقیدی مقالات، تاریخ ادب و ثقافت، داستانوی و شعری مطالعات اور فکر انگیز علمی و تحقیقی تراجم پر مشتمل مقالے شامل ہوتے ہیں۔ اس جریدے کے ذریعے نوجوان محققین کو نئے تحقیقی موضوعات و جہات کو پڑھنے اور اپنی علمی پیاس بجھانے کو موقع میسر آتا ہے۔ اس کا پہلا شمارہ جولائی ۲۰۱۰ء میں شائع ہوا جب کہ جون ۲۰۲۳ء میں اس کا شمارہ نمبر ۱۴ منظر عام پر آیا۔ اس جریدے کے مدیر اعلیٰ نامور محقق ادیب اور نقاد ناصر عباس نیئر ہیں۔ اس جریدے کے ایڈوائزی بورڈ میں انوار احمد، ڈاکٹر نجیبہ عارف، ڈاکٹر رؤوف پاریکھ، خورشید رضوی اور معین الدین عقیل وغیرہ شامل ہیں۔

ارمغان:

تحقیقی جریدہ "ارمغان" شعبہ اردو، ویمن یونیورسٹی ملتان کے زیر اہتمام شائع ہوتا ہے۔ اس جریدیے کا پہلا شمارہ سال 2020ء میں شائع کیا گیا۔ حال ہی میں اس کا شمارہ نمبر۔ جون ۲۰۲۳ء میں شائع ہوا۔ اس جریدے کی پیٹرن ان چیف ویمن یونیورسٹی ملتان کی وائس چانسلر ڈاکٹر عظمیٰ قریشی اور چیف ایڈیٹر ڈاکٹر شاہدہ رسول ہیں۔ اس رسالے کے بنیادی مقاصد میں بھی اُردو ادب کے محققین کی کاوشوں کو اجاگر کرنا شامل ہے۔ جامعات کے تحقیق رسائل میں نئے موضوعات کی طرف توجہ کی اشد ضرورت ہے کیونکہ تحقیق صرف حقائق جمع کرنے کا نام نہیں کیونکہ تحقیق میں بصارت کے ساتھ بصیرت کی بھی ضرورت ہوتی ہے۔ ڈاکٹر تبسم کاشمیری اس حوالے سے لکھتے ہیں:

"اُردو تحقیق میں جس چیز کا فقدان رہا ہے اس کا تعلق بصیرت سے ہے۔ اُردو حقائق کی اعلیٰ درجے کی تخلیق کرنے والے بصیرت کا مظاہرہ کرنے سے محروم نظر آتے ہیں۔ وہ حقائق کا ڈھیر تو لگا دیں گے مگر اس ڈھیر سے نتائج اخذ کرنے اور نتائج سے کوئی بصیرت افروز نقطہ نظر بنانے کی طرف توجہ مبذول نہیں کرتے"(۵)

امتزاج:

شعبہ اُردو جامعہ کراچی سے شائع ہوتا ہے۔ یہ جریدہ اعلیٰ تعلیمی کمیشن سے "Y" کیٹیگری میں منظور شدہ ہے۔ "امتزاج" اردو زبان و ادب میں ہونے والی تحقیق کا احاطہ کرتا ہے۔ اس کے سرپرست شیخ الجامعہ، جامعہ کراچی پروفیسر ڈاکٹر خالد محمود عراقی اور پروفیسر ڈاکٹر عظمیٰ فرمان مدیر اعلیٰ ہیں۔ اس کی اشاعت کا آغاز 2014 میں ہوا جبکہ جون 2023ء میں اس کا تازہ ترین شمارہ نمبر 19 شائع ہوا۔ یہ جریدہ علمی و ادبی تحقیق کو فروغ دینے میں اہم کردار ادا کر رہا ہے جو معاشرے پر تحقیق اور تنقید کے اثرات کو بہتر بنانے میں سود مند ہے۔ اس جریدے کی اشاعت کا مقصد تحقیق اور ترقی کے عمل کو بین الاقوامی معیار کے مطابق فروغ دینا ہے۔

الماس:

مجلہ "الماس" شعبہ اُردو شاہ عبد الطیف یونیورسٹی خیرپور سندھ کا علمی، تحقیقی اور ادبی کاوشوں کا ترجمان ہے۔ اس جریدے کا پہلا شمارہ 1999ء میں شائع ہوا۔ اولین مدیر ڈاکٹر یوسف خشک تھے۔ مجلہ الماس کی معیاری اشاعت میں معروف ادیب و محقق ڈاکٹر یوسف خشک کا کلیدی کردار رہا ہے۔ ڈاکٹر یوسف خشک کی اس جریدے سے دیرپا وابستگی سے علمی و تحقیقی کاموں میں فروغ دینے کا تسلسل برقرار رہا ہے۔ اس لئے مجلہ "الماس" کا شمار عصر حاضر کے معیاری مجلات میں ہوتا ہے۔ ایچ۔ای۔سی کی منظوری کے بعد مجلہ "الماس" دوسرے تحقیقی و علمی مجلات کی طرح خالصتاً تحقیقی کاموں کو فروغ دے رہا ہے اور اس کا شمار بھی ایچ ای سی کے منظور شدہ معیاری مجلات میں ہوتا ہے۔

اُردو:

ہندوستان میں جب انجمن ترقی اُردو کا ادارہ قائم کیا گیا تو اس کے زیر اہتمام ایک رسالہ "اُردو" کے نام سے جاری کیا گیا۔ اس کی ادارت بابائے اُردو مولوی عبد الحق کے ذمہ تھی۔ رسالہ "اُردو" جیسا کہ اس کے نام سے ظاہر ہے اُردو سے متعلق علمی کاموں کو فروغ اور اُردو کے ادبی و تاریخی سرمائے کو سامنے لانا تھا۔ انجمن ترقی اُردو ہند کا دفتر دہلی منتقل ہوا تو اس جریدے کی اشاعت بھی دہلی سے ہونے لگی جو قیام پاکستان تک جاری رہی۔ پاکستان میں یہ رسالہ کراچی سے نکلتا رہا۔ پاکستان میں اس رسالے کی اولین مجلس ادارت میں مولوی عبد الحق، شیخ محمد اکرام، ممتاز حسن، فضل احمد کریم فضلی، عندلیب شادانی، سید عبد اللہ اور فاروق احمد میاں اختر جوناگڑھی کے نام اہم ہیں۔ "اُردو" کو ہائر ایجوکیشن کمیشن پاکستان نے منظور کر کے اپنے تحقیقی جرائد کی فہرست (Y) درجے میں شامل کر لیا ہے۔ اردو کے معروف ادبا و محققین مثلاً پیر حسام الدین راشدی، مشفق خواجہ، ڈاکٹر جمیل جالبی، ڈاکٹر اسلم فرّخی اور ڈاکٹر رؤف پاریکھ وغیرہ اس کے مدیر رہے ہیں۔ اس کے موجودہ مدیر ڈاکٹر ذوالقرنین احمد شاداب احسانی ہیں۔

اورینٹل کالج میگزین:

اورینٹل کالج لاہور سے شائع ہونے والا مجلہ اورینٹل کالج میگزین کا اجراء ۱۹۴۵ء میں لایا گیا۔ اورینٹل کالج لاہور برصغیر میں مشرقی علوم کے ادارے کے طور پر اپنی نمایاں پہچان رکھتا ہے۔ اورینٹل کالج میگزین علوم مشرقی کی تحقیق و ترویج کے سلسلے میں اس

ادارے کا ترجمان ہے اور اُردو تحقیق کی روایت کو مستحکم کرنے میں اس ادارے کی تحقیقی خدمات مسلم ہیں۔ ڈاکٹر محمد شفیع اور ڈاکٹر محمد اقبال اس جریدے کے اولین مدیران میں نمایاں مقام رکھتا ہے۔ اس جریدے میں اشاعت کے لئے ایسے مضامین کی ترویج دی جاتی تھی جس میں اپنی ذاتی تحقیق سے نتائج اخذ کیے۔ ۱۹۵۰ء تک مختلف نامور محققین اس جریدے کے مدیر رہے ہیں۔ جب ڈاکٹر سید عبداللہ اورینٹل کالج کے پرنسپل بن گئے تو اورینٹل میگزین کی ادارت بھی سنبھالی۔ اب تک کئی معروف شخصیات میگزین کے مدیر رہ چکے ہیں جن میں ڈاکٹر محمد باقر، ڈاکٹر عبارت بریلوی، ڈاکٹر وحید قریشی، ڈاکٹر سید محمد اکرم اور بعد ازاں ڈاکٹر شہباز ملک، ڈاکٹر خواجہ محمد زکریا، ڈاکٹر سہیل احمد خان، ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی وغیرہ شامل ہیں۔

بازیافت:

تحقیقی و علمی مجلہ "بازیافت" کا اجرا ۲۰۰۲ء میں شعبہ اُردو اورینٹل کالج لاہور سے معروف ادیب، محقق ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی کی زیر ادارت میں ہوا اس ادبی پرچے کے موجودہ مدیر ڈاکٹر محمد فخر الحق نوری ہیں۔ مجلہ بازیافت کئی سالوں سے تسلسل سے شائع ہوتا آرہا ہے اور تحقیقی مزاج رکھنے والے ادیب و محقق ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی اور ڈاکٹر محمد فخر الحق نوری کی کاوشوں سے مجلہ بازیافت، علمی و ادبی حلقوں میں نمایاں حیثیت رکھتا ہے اور مجلہ "بازیافت" کا شمار ہائر ایجوکیشن کمیشن، اسلام آباد کے منظور شدہ مجلات میں ہوتا ہے۔

تحقید:

شعبہ اردو گورنمنٹ کالج ویمن یونیورسٹی فیصل آباد کے شعبہ اُردو کے زیر اہتمام ریسرچ جرنل "تحقید" اُردو زبان و ادب کی خدمت میں کوشاں ہے۔ اس رسالے کی اشاعت 2020ء سے ششماہی بنیادوں پر ہو رہی ہے۔ اگست ۲۰۲۳ء میں اس تحقیقی جریدے کا شمارہ 4 شائع ہوا۔ اس رسالے کو ایچ ای سی کی وائی کیٹیگری میں منظور کیا گیا ہے. ڈاکٹر صدف نقوی صدر شعبہ اردو اس جریدے کی ترقی کے لیے ہر ممکن اقدامات کر رہی ہیں۔

تحقیق:

جریدہ "تحقیق" ایک تحقیقی و تنقیدی رسالہ ہے جو سندھ یونیورسٹی جامشورو کے شعبہ اُردو سے شائع ہوتا ہے۔ مجلہ تحقیق کا پہلا شمارہ ۱۹۸۷ء میں مدیر مجلہ ڈاکٹر نجم الاسلام کی نگرانی میں شائع ہوا۔ یہ رسالہ ایچ ای سی کے منظور شدہ مجلات میں شامل ہے۔ "تحقیق" کے مختلف شماروں کے مجلس مشاورت میں پروفیسر ڈاکٹر فرمان فتح پوری، ڈاکٹر جمیل جالبی، پروفیسر فتح محمد ملک، پروفیسر اسلم فرخی، ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی، ڈاکٹر انوار احمد، ڈاکٹر روبینہ ترین، ڈاکٹر خلیق انجم اور ڈاکٹر گوپی چند نارنگ جیسی علمی و ادبی شخصیات کے نام شامل رہے ہیں۔ مجلہ "تحقیق" اُردو کی جامعاتی تحقیق میں ایک سنگ میل کی حیثیت رکھتا ہے۔ ادبی و علمی حلقوں میں مجلہ "تحقیق" کی تحقیقی خدمات کو قدر کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔

تحقیق نامہ:

اُردو تحقیق کو فروغ دینے میں جن رسائل و جرائد نے اہم کردار ادا کیا ہے انہی جرائد میں ایک نام علمی و تحقیقی جریدہ "تحقیق نامہ" کا بھی ہے۔ مجلہ "تحقیق نامہ" شعبہ اُردو جی سی یونیورسٹی لاہور کے علمی و تحقیقی کاموں کا ترجمان ہے۔ اس جریدے کا اولین شمارہ ۱۹۹۱ء میں منظر عام میں آیا اور اولین مدیر ڈاکٹر سید معین الرحمن تھے۔ بعد میں ڈاکٹر شفیق عجمی اور ڈاکٹر ہارون قادر نے بھی ادارتی فرائض انجام دیے۔ مجلہ "تحقیق نامہ" کا شمار ایچ۔ ای۔ سی کے منظور شدہ جرائد میں ہوتا ہے۔ اگست ۲۰۲۳ء میں اس کا تازہ

ترین شمارہ نمبر ۳۳ شائع ہوا ہے۔ یہ مجلہ علمی و تحقیقی کاموں کو عصری تقاضوں کے مطابق پروان چڑھا رہا ہے اور دورِ حاضر کے معیاری تحقیقی مجلات میں شمار ہوتا ہے۔

تحقیقی زاویے:

ڈاکٹر رشید امجد کئی ایک اہم ادبی و تحقیقی مجلات کے مدیر رہے ہیں۔ انہی معروف تحقیقی مجلات میں ایک ادبی تحقیقی مجلہ "تحقیقی زاویے" ہے۔ اس جریدے کا اجرا شعبہ اُردو، الخیر یونیورسٹی آزاد جموں کشمیر سے ہوا۔ یہ مجلہ بھی دیگر معاصر تحقیقی مجلات کی طرح اُردو زبان و ادب اور خصوصاً تحقیق کے فروغ میں منفرد مقام رکھتا ہے۔ اس جریدے کی مقبولیت میں ڈاکٹر رشید امجد کا اہم کردار رہا ہے۔۔ جون ۲۰۲۳ء میں رسالے کا شمارہ نمبر ۱۱ شائع ہوا۔

تصدیق:

رفاہ انٹرنیشنل یونیورسٹی فیصل آباد سے ششماہی بنیادوں پر شائع ہوتا ہے۔ یہ رسالہ Y کیٹیگری میں ہائر ایجوکیشن کمیشن سے منظور شدہ ہے۔ اس کے مدیر اعلیٰ ڈاکٹر شبیر احمد قادری جب کہ مدیر ڈاکٹر منظور احمد ہیں۔ اس جریدے کا مقصد محققین اور اسکالرز کی اشاعتوں کے ذریعے تحقیقی معیار کو فروغ دینا ہے۔ اس کے مقاصد میں مقصد محققین، اساتذہ اور طلبا کی معیاری تحقیق کو منظر عام پر لانا بھی شامل ہے تاکہ ادب کے طلبا مستفید ہو سکیں۔ یہ تحقیقی جریدہ اردو زبان، لسانیات اور ادب میں جدید تحقیقی تکنیکوں کا استعمال کرتے ہوئے ادبی اور لسانی تحقیق، تدوین اور جدید تنقید پر توجہ مرکوز کیے ہوئے ہے۔

جرنل آف ریسرچ اُردو:

مذکورہ بالا جریدے کا آغاز شعبہ اُردو بہاؤ الدین زکریا یونیورسٹی ملتان سے ۲۰۰۲ء میں ہوا۔ اس مجلے کے اولین مدیر ڈاکٹر شیریں زبیر تھے اور موجودہ مدیران میں ڈاکٹر روبینہ ترین اور ڈاکٹر قاضی عبدالرحمن کے اسمائے گرامی شامل ہیں۔ جرنل آف ریسرچ اُردو بھی بہاؤ الدین ذکریا یونیورسٹی کے شعبہ اُردو کے علمی و تحقیقی کاموں کا بہترین ترجمان ہے۔ جون۔ ۲۰۲۳ء میں اس کا شمارہ نمبر ۳۹ شائع ہوا۔ ڈاکٹر شریں زبیر، ڈاکٹر روبینہ ترین اور ڈاکٹر قاضی عبدالرحمن جیسی علمی و ادبی شخصیات کی کاوشوں سے ذکر بالا مجلہ تحقیقی سرگرمیوں کو معیار کے ساتھ فروغ دے رہا ہے اور مجلہ جرنل ریسرچ آف اُردو کا شمار بھی ایچ ای سی کے معیاری منظور شدہ جرائد میں شمار ہوتا ہے۔

خیابان:

تحقیقی و ادبی مجلہ "خیابان" شعبہ اُردو پشاور یونیورسٹی کا علمی و ادبی کاموں کا ترجمان مجلہ ہے۔ مجلہ خیابان پشاور کا اولین شمارہ ۱۹۵۸ء میں ڈاکٹر طاہر فاروقی کی ادارت میں شائع ہوا۔ بنیادی طور پر یہ جامعہ پشاور کے عمومی پرچوں کی طرح طالب علموں اور اساتذہ کی نگارشات پر مشتمل تھا۔ ڈاکٹر محمد طاہر فاروقی اور خاطر غزنوی اس کے اولین مدیروں میں شامل تھے۔ اعلیٰ تعلیمی کمیشن کی تشکیل اور جامعات کے مجلات کی منظوری کے بعد خیابان پشاور کو منظور شدہ رسائل و جرائد کی فہرست میں شامل کیا گیا۔ اس کے بعد مجلہ خیابان، تحقیقی و تنقیدی کاموں کو فروغ دینے لگا اور اس کا شمار عصر حاضر کے اہم ادبی و تحقیقی مجلات میں ہونے لگا۔ جون 2023ء میں اس رسالے کا شمارہ نمبر 48 شائع ہوا۔

دریافت:

نیشنل یونیورسٹی آف ماڈرن لینگوئج (NUML) اسلام آباد سے شائع ہونے والے "دریافت" کا شمار علمی، ادبی اور تحقیقی مجلات میں نمایاں ہے۔ اس کا شمار ایچ۔ای۔سی کے منظور شدہ جرائد میں ہوتا ہے۔ "دریافت" کی تسلسل سے اشاعت اور علمی و تحقیقی معیار کو برقرار رکھنے میں ڈاکٹر رشید امجد اور شعبہ اردو کے دیگر اساتذہ جن میں ڈاکٹر گوہر نوشاہی، ڈاکٹر آفتاب احمد ثاقب، پروفیسر رفیق بیگ، پروفیسر احمد جاوید، پروفیسر شمیم اختر، ڈاکٹر روبینہ شہناز، ڈاکٹر عابد حسین سیال، ڈاکٹر شفیق انجم، ڈاکٹر نعیم مظہر، ڈاکٹر صوبیہ سلیم، ڈاکٹر فوزیہ اسلم اور ڈاکٹر ظفر احمد کی کاوشیں قابل تحسین ہیں۔ جامعہ کے علمی و تحقیقی کاموں کو منظرِ عام پر لانے کے لیے ۲۰۰۲ء میں ایک ادبی و تحقیقی رسالہ نکالنے کا فیصلہ کیا گیا جس کے نتیجے میں مجلہ "دریافت" کا اجراء عمل میں لایا گیا۔ اس میں تحقیقی مضامین کے ساتھ ساتھ تخلیقی نگارشات کو بھی شامل کیا گیا۔ جون 2023ء میں اس کا شمارہ نمبر 15 منظر عام پر آیا۔

دریچہ تحقیق:

"دریچہ تحقیق" تحقیقی اور تنقیدی تحقیقاتی جریدہ ہے جو HEC سے منظور شدہ "Y" کیٹیگری میں شامل ہے۔ یہ رسالہ سہ ماہی بنیادوں پر جولائی ۲۰۲۰ء سے شائع ہو رہا ہے۔ اس جریدے کے سرپرست ڈاکٹر تبسم کاشمیری اور مدیر ڈاکٹر بینش فاطمہ ہیں۔ دریچہ تحقیق میں اردو زبان و ادب اور دیگر پاکستانی زبانوں کے ساتھ ساتھ فارسی، عربی اور اسلامیات کے حوالے سے غیر مطبوعہ تحقیقی مقالات شامل ہوتے ہیں۔ دریچہ تحقیق کا مقصد اور ہدف اُردو اور دیگر پاکستانی، مقامی اور علاقائی زبانوں کے شعبوں میں معیاری تحقیق کو فروغ دینا ہے۔ اس جریدے کے مقاصد میں دیگر پاکستانی زبانوں کی تحقیق اور تنقید کو معیاری بنانا بھی شامل ہے۔

ذوقِ تحقیق:

"ذوقِ تحقیق" اُردو زبان و اَدب کا سہ ماہی تحقیقی جریدہ ہے۔ یہ ہائر ایجوکیشن کمیشن، اسلام آباد (اعلیٰ تعلیمی کمیشن پاکستان) کا Y کیٹیگری میں منظور شدہ جریدہ ہے۔ "ذوق تحقیق" سال ۲۰۱۹ء سے باقاعدگی سے شائع ہو رہا ہے۔ ستمبر ۲۰۲۳ء میں اس رسالے کا شمارہ نمبر ۵ شایع ہوا۔ "ذوقِ تحقیق" کی مدیر اعلیٰ پروفیسر ڈاکٹر الماس خانم ہیں جب کہ اس کے مدیر ڈاکٹر جاوید اقبال جاوید ہیں۔ ڈاکٹر جاوید اقبال جاوید اُردو زبان و ادب میں اپنی منفرد شناخت رکھتے ہیں۔ وہ اس جریدے کی کامیابی کے لیے ہر ممکن کوشش کر رہے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اردو زبان و ادب کی تحقیقی روایت میں "ذوقِ تحقیق" کا نام نمایاں ہے۔ ڈاکٹر نازیہ پروین بھی اس جریدے کی کامیابی میں بھرپور کردار ادا کر رہی ہیں۔ تحقیقی جریدہ "ذوقِ تحقیق" کا مقصد لسانی، ادبی اور تحقیقی مواد کی حوصلہ افزائی کے ساتھ ساتھ اس کی اشاعت کو ممکن بنانا بھی ہے۔ پاکستان اور بیرونی دنیا کے محققین اور اسکالرز کی تحقیقی و تنقیدی کاوشوں کو جدید رجحانات پر توجہ مرکوز کرتے ہوئے شائع کرنا اس جریدے کا خاصہ ہے۔

اس کا بنیادی مقصد محققین، ماہرین تعلیم، پیشہ ور افراد اور طلباء کو دنیا بھر سے اچھے معیار کے تحقیقی مقالوں کی شکل میں اپنے علم کو دوسروں تک پہنچانے کے لیے ایک پلیٹ فارم مہیا کرنا ہے۔ "ذوق تحقیق" کی ایک اور خوبی یہ ہے کہ یہ رسالہ اُردو زبان و اَدب کے کسی بھی پہلو پر مخطوطات، مضامین اور تبصروں کو قبول کرتا ہے بشرط کہ وہ تحقیقی معیار پر پورا اترتے ہوں۔

زبان و ادب:

اُردو زبان و ادب اور تحقیق کو فروغ دینے میں ادبی مجلات اور رسائل و جرائد کی اہمیت سے انکار ممکن نہیں۔ ان مجلات میں تحقیقی و ادبی مجلہ "اُردو زبان و ادب" بھی اہم ہے۔ مجلہ زبان و ادب کا آغاز ۲۰۰۶ء میں اولین مدیران ڈاکٹر سید احمد، صباحت قمر

اور رابعہ قمر کی نگرانی میں ہوا۔ مذکورہ ادبی شخصیات کی سرپرستی میں مجلہ زبان و ادب شعبہ اُردو گورنمنٹ کالج یونیورسٹی فیصل آباد سے شائع ہو رہا ہے۔ اس کا انداز علمی و تحقیقی ہے۔ اس کا تازہ ترین شمارہ نمبر ۱۶۔ جون ۲۰۲۳ء میں شائع ہوا۔

ریختہ:

یونیورسٹی آف سرگودھا کے شعبہ اردو کے زیر انتظام شائع ہونے والا جریدہ ہے۔ اُردو جرنل "ریختہ" کا بنیادی موضوع زبان اور ادب ہے۔ اس کے ایڈیٹوریل و ایڈوائزری بورڈ میں ملکی و غیر ملکی نامور علمی وادبی شخصیات شامل ہیں جن میں ڈاکٹر قیصر عباس، ڈاکٹر غلام عباس گوندل، ڈاکٹر ساجد جاوید، ڈاکٹر عبدالحق، ڈاکٹر خلیل طوقار اور ڈاکٹر یوسف خشک وغیرہ شامل ہیں۔ اس رسالے کا پہلا شمارہ ۲۰۲۰ء میں شائع ہوا جب کہ اس کا شمارہ نمبر: 7 سال 2023ء میں سامنے آیا۔ یہ رسالہ جامعات کے اردو شعبہ جات میں تحقیقی سرگرمیوں کو فروغ دینے اور اس کے معیار کو بین الاقوامی سطح پر لانے کے لیے کردار ادا کر رہا ہے ہے۔ اس کے بنیادی اہداف میں ادبی تاریخ اور لسانیات کی نئی جہتوں کو سامنے لانا شامل ہے۔ یہ جریدہ قومی اور بین الاقوامی جامعات کے محققین کو مواقع فراہم کرتا ہے کہ وہ اپنی تخلیقات و تحقیقات کو اس شمارے میں شائع کرائیں اور اُردو کے فروغ میں اپنا حصہ ڈالیں۔

متن:

اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور کے شعبہ اُردو کے زیر اہتمام ۲۰۲۰ء سے ششماہی بنیادوں پر شائع ہوتا ہے۔ جامعہ کے وائس چانسلر انجینئر پروفیسر ڈاکٹر اطہر محبوب کی سرپرستی میں یہ شمارہ آن لائن بھی شائع ہوتا ہے جس سے اُردو ادب سے وابستہ افراد کو اپنی صلاحیتوں کے اظہار کے لیے ایک پلیٹ فارم مہیا ہو گیا ہے۔ اس مجلے کے مدیران میں پروفیسر ڈاکٹر جاوید حسان چانڈیو، پروفیسر ڈاکٹر روبینہ رفیق اور ڈاکٹر لیاقت علی شامل ہیں۔ اس میں ہائر ایجوکیشن کمیشن کے وضع کردہ اُصولوں پر عمل درآمد یقینی بناتے ہوئے محققین اور ادبا کی تخلیقات شامل کی جاتی ہیں۔

محاکمہ:

محاکمہ شعبہ اردو یونیورسٹی آف سیالکوٹ کا شعبہ جاتی تحقیقی جریدہ ہے۔ یہ ہر سال جون اور دسمبر میں شائع ہوتا ہے۔ اس کا ذریعہ اردو زبان ہے۔ اس کا مشاورتی بورڈ نامور قومی اور بین الاقوامی اردو اسکالرز پر مشتمل ہے۔ محاکمہ کے لیے موصول ہونے والے تمام تحقیقی مضامین یا ہم مرتبہ نظر ثانی شدہ اور قبول شدہ مضامین کو ہائر ایجوکیشن کمیشن آف پاکستان کی طرف سے مقرر کردہ تمام رسمی کارروائیوں کو مدنظر رکھتے ہوئے جریدے میں شامل کیا جاتا ہے۔ اس رسالے کے چیف پیٹرن محمد ریحان یونس ہیں جو جامعہ سیالکوٹ کے شیخ الجامعہ بھی ہیں۔ ڈاکٹر مشتاق احمد امتیاز رسالے کے مدیر ہیں۔ محاکمہ کے نائب مدیر ڈاکٹر عامر اقبال ہیں۔ اس رسالے کا پہلا شمارہ سال 2022ء میں شائع ہوا جبکہ حال ہی میں اس کا شمارہ 3 شائع ہو گیا ہے۔

معیار:

اُردو رسائل و جرائد اور ادبی مجلات کی تعداد تو کثیر ہے مگر ان میں سے چند ایک مجلات ہائر ایجوکیشن کمیشن کے تحقیقی معیار میں پورا اترتے

ہیں۔ انہی معیاری مجلات میں شعبہ اُردو بین الاقوامی اسلامک یونیورسٹی اسلام آباد کا تحقیقی مجلہ "معیار" ہے۔ اس جریدے کا ابتدائی شمارہ ۲۰۰۹ء میں اولین مدیر ڈاکٹر معین الدین عقیل اور ڈاکٹر نجیبہ عارف کی نگرانی میں منظر عام پر آیا۔ ڈاکٹر رشید امجد اور ڈاکٹر سعدیہ

طاہر بھی اس جریدے میں مدیر کی حیثیت سے فرائض سر انجام دے چکے ہیں۔ جون 2023ء میں اس کا شمارہ نمبر 15 منظر عام پر آیا۔ "معیار" کا شمار بھی ایچ۔ای۔سی کے منظور شدہ علمی و تحقیقی مجلات میں ہوتا ہے۔

نور تحقیق:

لاہور گیریژن یونیورسٹی کے شعبہ اُردو کا تحقیقی و تنقیدی جریدہ ہے۔ اعلیٰ تعلیمی کمیشن پاکستان کے "Y" کیٹگری میں منظور شدہ ہے۔ اس کے چیف ایڈیٹر ڈاکٹر عارف جاوید ہیں جب کہ ڈاکٹر محمد ارشد اویسی نائب مدیر کے فرائض سر انجام دے رہے ہیں۔ اس رسالے کے ایڈوائزری بورڈ میں معروف ملکی و بین الاقوامی شخصیات شامل ہیں جن میں ڈاکٹر مرغوب حسین طاہر، ڈاکٹر آئیکت کشمیر، ڈاکٹر نذر عابد، ڈاکٹر روبینہ شاہی اور ڈاکٹر فضیلت بانو وغیرہ شامل ہیں۔ نور تحقیق اردو زبان و ادب کا ایک معیاری تحقیقی جریدہ ہے جو ششماہی بنیادوں پر شائع ہوتا ہے۔ اس جریدیے نے محققین کو اپنے بہترین معیار کے تحقیقی مواد کو منظر عام پر لانے کا موقع فراہم کیا ہے۔ اس رسالے میں قائداعظم محمد علی جناح کے اردو کے حوالے افکار پر خصوصی مضامین شائع کیے ہیں، ان کے علاوہ پاک فوج کی ادبی خدمات، ڈاکٹر محمد علامہ اقبال کی فکری جہات، تحریک آزادی اور اردو زبان و ادب کے کردار پر خصوصی نمبر شائع کئے گئے ہیں۔ اس کے علاوہ علامہ اقبال کے لیکچر "اسلام میں مذہبی فکر کی تشکیل نو" کا ترجمہ تحقیقی اشاریہ کے ساتھ شائع کیا گیا ہے۔ جون ۲۰۲۳ء میں اس رسالے کا شمارہ نمبر ے شائع ہوا۔ عموماً اقبالیات، غالبیات، اردو کی تاریخ اور اُردو کے حالاتِ حاضرہ مستقل بنیادوں پر میگزین کا حصہ ہیں۔

درج بالا رسائل و جرائد جامعاتی تحقیق و تنقید میں بھرپور کردار ادا کر رہے ہیں۔ جامعاتی تحقیق فروغ ادب اردو کے تناظر میں جدید ترین ذریعہ ہے۔ ابتدا میں تحقیق کی وجہ سے ہی انسان نے تحریر کے لیے چمڑوں اور کھالوں وغیرہ کو چھوڑ کر کاغذ استعمال کرنا شروع کیا ہے۔ قدیم طریقہ اشاعت کی جگہ جدید مشینوں نے لی جس سے کام کی رفتار میں خاطر خواہ اضافہ ہوا۔ کسی قوم کی تہذیبی رفعت کا اندازہ کرنا ہو تو صرف یہ دیکھنا ہی کافی ہو گا کہ اس میں کس معیار کے ادبی رسائل شائع ہوتے ہیں، ان رسائل کا حلقہ قرآت کتنا وسیع اور عرصۂ حیات کتنا طویل ہے۔ پروفیسر ڈاکٹر معین الدین عقیل اپنی کتاب "اُردو تحقیق، صورت حال اور تقاضے" میں رقم طراز ہیں:

> "تحقیق کے معیار کی بلندی اور اس کی تیز رفتاری تہذیبی استحکام کی مظہر اور معاشرے کی ہمہ جہت ترقی کا ثبوت ہوتی ہے"۔(۶)

تحقیق و تدوین اور تنقید کو ایک دوسرے سے الگ نہیں کیا جا سکتا ہے۔ تحقیق نئی معلومات میں اضافے کا باعث بنتی ہے۔ جبکہ تنقید اختلاف کا سلیقہ اور شعور سکھاتی ہے۔ ادب ہماری شخصیت کی کج روی کو کم کرنے میں مددگار ثابت ہو سکتا ہے۔ جس معاشرے سے یہ قدریں ختم ہو جائیں تو وہ معاشرہ انسانی شرف سے گر جاتا ہے۔ معاشرہ انسانی اقدار سے محروم ہو جائے تو وہاں کے بسنے والوں میں انتہا پسندی جنم لیتی ہے۔ تنقید تفہیم ادب اور تحقیق نئے پہلوؤں کی دریافت ہے اس حوالے سے بریگیڈیئر عزیز احمد خان مجلہ "دریافت" کے شمارہ نمبر دو کے اداریے میں لکھتے ہیں:

> "ادب میں تنقید تفہیم کے ساتھ ساتھ جہت کا تعین بھی کرتی ہے۔ اس کے برعکس تحقیق نئے پہلوؤں کی دریافت ہے۔ اور ماضی کو حال سے جوڑنے کا کام

کرتی ہے۔ کسی بھی زبان میں تنقید و تحقیق کا پہلو بہ پہلو ہونا زبان و ادب کے معیار اور ارتقا کا ضامن ہے"۔(۷)

اردو میں تحقیقی، ادبی رسائل و جرائد کے فروغ میں ان جامعات نے بھی اہم کردار ادا کیا۔ ان جامعات میں تقریباً ملک کی تمام بڑی یونی ورسٹیاں پیش پیش ہیں۔ درج بالا رسائل و جرائد کے تعارفی مطالعے سے اندازہ ہوتا ہے کہ ان مجلات نے فروغِ تحقیق میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ اعلیٰ تعلیمی کمیشن پاکستان کے تعاون سے فروغِ اُردو اور تحقیقی عمل کو بہتر بنانے کے لیے مفید کاوشیں جاری ہیں۔ اس عمل سے اُردو زبان و ادب اور تحقیق و تنقید کے میدان میں مزید بہتری آئے گی اور محققین کے مضامین بھی بہتر انداز میں منظر عام پر آسکیں گے۔

حوالہ جات

۱۔ نورالحسن، نیئر، نوراللغات، کراچی، جنرل پبلشنگ ہاؤس، 1998ء، ص:۴۱۹

۲۔ گیان چند، ڈاکٹر، تحقیق کا فن، اسلام آباد، مقتدرہ قومی زبان، ۲۰۱۷ء، ص:۸

۳۔ سلطانہ بخش، ڈاکٹر، اُردو میں اصول تحقیق، لاہور، اُردو اکیڈمی، ۲۰۱۲، ص:۹

۴۔ معین الدین عقیل، ڈاکٹر، پاکستان میں موضوعاتی تحقیق: موضوعات اور معیار، کراچی، انجمن ترقی اُردو،، ۱۹۸۷ء، ص:۱۴۱

۵۔ تبسم کاشمیری، ڈاکٹر، محقق گر محقق، لاہور، الحمرا پبلشرز، ۲۰۰۹ء، ص:۲۸

۶۔ معین الدین عقیل، پروفیسر، ڈاکٹر، اُردو تحقیق صورت حال اور تقاضے، اسلام آباد، مقتدرہ قومی زبان، ۲۰۰۸ء، ص:۲۸۴

۷۔ عزیز احمد خان، ڈاکٹر، اداریہ، "دریافت"، شمارہ نمبر۲، نمل، اسلام آباد، ۲۰۰۳ء ص:۹

References in Roman Script:

1. Noor ul hassan,nayyer,noor ul lughat,general publishing house,karachi,1998,P.419

2. Gian Chand, Dr., Tahqeeq ka Fun, Islamabad,Muqtadara Qaumi Language , 2017, p.8

3. Sultana Bakhsh, Dr., Urdu Mien Usool-e-Tahqeeq, Lahore, Urdu Academy, 2012, p.9

4.Moinuddin Aqeel, Ph.D., Thematic Research in Pakistan: Themes and Criteria, Association for Development of Urdu, Karachi, 1987, p: 141

5. Tabsum Kashmiri, Dr., Noahqiq gar Moahqiq, Lahore, Al-Hamra Publishers, 2009, p.28

6.Moinuddin Aqeel, Professor, Doctor, Urdu Research Situation and Requirements,,Islamabad, Moqtadra Qaumi Language, 2008, p: 284

7. Aziz Ahmad Khan, Dr., Editorial, "Dartaft", Issue No. 2, Nimal, Islamabad, 2003:P. 9